ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com
Vol. 1, No.1 (2019)
(January to June)

اِقبال شناسی میں پاکستان کے اخبارات کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Pakistani Newspapers in Iqbal Studies

محمد شوکت علی
پی ایچ۔ڈی اُردو اسکالر، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

Abstract:

This article presents an analytical study of Pakistani newspapers that have promoted Iqbal's friendship. Newspapers have played a key role in highlighting Iqbal's awareness. Newspapers which have published special Iqbal numbers are discussed here. Such newspapers have saved their name in Dabistan-e-Iqbal by publishing special publications on Iqbal. Publishing Allama Iqbal's thoughts and ideas in newspaper, magazines and journals is a very welcome thing for the young generation. Thoughts of Iqbal impart knowledge of life and its origins to younger generation. Iqbal wanted to put man on the path of endeavor and action. Here the daily "Hilal Pakistan", the daily "Naqoos", the daily "Masawat", the daily "Millat" and the daily "Pakistan" have been analyzed. Special articles and essays on Iqbal were published in these newspapers. Apart from these, the tradition of Iqbalism was also presented in the daily "Jinnah", "Pakistan", "On Record", "Nawa-e-waqt" and "Jang".

Key words: Analytical study, Pakistani newspapers, Iqbal's friendship, Iqbal's awareness, Tradition of Iqbalism, Young generation, Thoughts of Iqbal, Analyzed.

پاکستان میں اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے میں اخبارات کا بھی بہت اہم کردار رہا ہے۔ جہاں اقبال شناسوں نے اپنی کاوشوں کو رسائل و جرائد میں شائع کرایا وہاں ان کے مقالات و مضامین اخبارات میں بھی شائع ہوتے رہے۔ اخبارات میں کلام اقبال کی اہمیت کو نہ صرف قیام پاکستان کے بعد بلکہ قیام پاکستان سے پہلے بھی اجاگر کیا جاتا رہا ہے۔ اخبارات نے اقبال فہمی کو نمایاں کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ یہاں سب سے پہلے اُن اخبارات کا تجزیہ پیش کیا جائے گا، جن میں قیام پاکستان کے بعد خصوصی اقبال نمبر شائع کیے گئے۔ روزنامہ ہلالِ پاکستان، لاہور نے ۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء کو علامہ اقبال کے لیے خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا۔ یہاں جن موضوعات کو زیر بحث لایا گیا، اُن میں "روح اقبال سے ایک تصوراتی ملاقات"، "ملکی سیاست میں علامہ اقبالؒ کا عملی اور ٹھوس کردار"، "خط و کتابت اقبال اور جناح"، "اقبال"، "شرع پیغمبر"، "مرد قلندر کی زندگی جب عمر کے آخری دور میں داخل ہوئی" اور "اقبال کی شاعری کا درجہ ثانوی ہے" قابل ذکر ہیں۔ ان موضوعات میں علامہ اقبال کے افکار و نظریات کی معنویت کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔ علامہ اقبال کے نظریہ خودی کے ضمن میں ضیاء لکھتے ہیں:

"علامہ اقبالؒ کے فلسفے کا بنیادی مسئلہ نظریہ خودی ہے۔ انھوں نے اپنی فارسی مثنوی اسرار خودی میں اس پر بڑی تفصیل سے بحث کی ہے اور اردو کلام میں بھی خودی پر زور دیا گیا ہے۔ موصوف نے اپنے انگریزی لیکچروں میں بھی اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے نزدیک تو خودی کا استحکام ہی زندگی کا اصل الاصول ہے۔"(۱)

روزنامہ، ہلالِ پاکستان نے اقبال کے حوالے سے خصوصی اشاعت کے ذریعے اپنا نام اقبالیات میں محفوظ کر لیا ہے۔ علامہ اقبال کے افکار و نظریات کو اخبارات، رسائل اور جرائد میں شائع کرنا نوجوان نسل کے لیے بہت ہی خوش آئند بات ہے۔ افکارِ اقبال سے نوجوان نسل میں زندگی اور اس کے اصل سے آگاہی ہوتی ہے۔ اقبال کے ہاں زندگی کی بہتری کے لیے جدوجہد ایک ضروری امر ہے وہ صرف اور صرف عمل پیہم اور بے باک عمل کی قندیل کو روشن کر کے ہی مسلمانوں کے مستقبل کو تابناک بنایا جاسکتا ہے۔ اقبال انسان کو سعی و عمل کے راستے پر گامزن ہونے کی تلقین کرتے ہیں۔ وہ مسلمان نوجوانوں کو توحید اور رسالت ﷺ کی روشنی میں زندگی گزارنے کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اس لیے ہی اپنے ذہن اور قلب کو ہر قسم کے ڈر اور خوف سے آزاد رکھنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کلام اقبال، فکر اقبال اور فلسفہ اقبال کو اخبارات میں شائع کرنا نوجوان نسل کی تربیت میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

روزنامہ "ہلالِ پاکستان" نے ۲۱ اپریل ۱۹۵۹ء کو خصوصی اقبال نمبر شائع کیا۔ جس میں سیرت اقبال، اقوالِ اقبال، مرد قلندر اور اقبال اور متاعِ درویش کے نام سے علامہ اقبال کے اُن فارسی اشعار کو شائع کیا ہے، جو حضرت علامہ اقبال کے مزار کے دروبام اور لوحِ مزار کی زینت ہیں۔ اس خصوصی اشاعت میں شفاء الملک حکیم محمد حسن قریشی کا کردار اہم ہے۔ انھوں نے سیرت اقبال، اقوالِ اقبال، مردِ قلندر اور اقبال پر بڑے مبسوط انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ وہ "سیرت اقبال" میں لکھتے ہیں:

"اقبال نہ صرف پاکستان کا قومی شاعر ہے بلکہ نظریہ پاکستان کا اولین حامل ہے۔ تحریک پاکستان کے کارکنوں کی ذہنی تربیت فکر اقبال سے ہوئی۔ ان کارکنوں نے اقبال کے پُرجوش کلام سے روح کو گرمایا۔"(۲)

اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے میں روزنامہ "وفاق" بھی کسی سے کم نہیں رہا۔ اس اخبار نے بھی علامہ اقبال کے حوالے سے مضامین شائع کیے ہیں۔ ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء کے اخبار میں روزنامہ "وفاق" نے "علامہ اقبال اور قرآنی تعلیمات" اور "اقبال کا پیغام" ان دو موضوعات پر مضامین شائع کیے۔ فکر اقبال میں قرآنی تعلیمات کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس ضمن میں علامہ اقبال کے اشعار ملاحظہ کیجیے:

قرآن میں ہو غوطہ زن　　اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار(۳)

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سرِّ آدم ہے، ضمیر کُن فکاں ہے زندگی(۴)

آج بھی ہو جو براہیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا(۵)

علامہ اقبال اور قرآنی تعلیمات کے اثرات کی وضاحت کرتے ہوئے پروفیسر ہارون الرشید تبسم رقم طراز ہیں:

"علامہ اقبال اوران کے کلام میں قرآن پاک کا گہرا اورانمٹ اثر نظر آتا ہے۔ان کی انفرادی زندگی اور ان کی شاعری میں قرآنی تعلیمات کی جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں۔"(۶)

روزنامہ "ناقوس" لاہور نے ۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء میں علامہ اقبال پر خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا۔ جس میں فکر اقبال کو ترجمان حقیقتِ اقبال، شوقِ جمال، شیشہ وسنگ، خودی کو کر بلند اتنا۔۔۔۔، فلسفہ خودی، اقبال کی ایک اور حیثیت---ادبی مصور، موتی سمجھ کر شان کریمی نے چن لیے، تحریک پاکستان ،اسلامی نظام، اقبال کامل اور اقبال کا نظریہ وغیرہ جیسے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ یہاں کلام اقبال سے اشعار کا انتخاب ملاحظہ ہو:

کیوں　تعجب　ہے　مری　صحرا　نوردی　پر　تجھے
یہ　تگا　پوئے　دما　دم　زندگی　ہے　دلیل
اے　رہین　خانہ　تو　نے　وہ　سماں　دیکھا　نہیں
گونجتی　ہے　جب　فضائے　دشت　میں　بانگِ　راحیل(۷)

روز نامہ "ناقوس" میں جتنے بھی مضامین شامل کیے گئے ہیں۔اُن میں کوئی نہ کوئی پیغام ضرور دیا گیا ہے، تحریک پاکستان ایک اہم مضمون ہے ۔جس میں اقبال کے افکارو نظریات کی ترویج کی گئی ہے، تحریک پاکستان میں اقبال کی فکری اور شعری معنویت کو بڑا عمل دخل ہے۔ اسی طرح تحریک اتحاد پر علامہ اقبال نے بہت زور دیا ہے اور دور جدید میں بھی اقبال کی اس فکر کی بہت ضرورت ہے۔ یہاں اقبال کی فکریات کو علامہ اقبال کے ارشادات کے تناظر میں اجاگر کیا گیا ہے۔ "ترجمان حقیقتِ اقبال" کے مضمون میں علامہ اقبال کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے:

"آج ۲۱ اپریل کو ہم اپنے قومی مفکر و ثناء علامہ محمد اقبال کی برسی منا رہے ہیں جن کی منظوم خیالات و تاثرات نے قوم کو ایک سیدھا راستہ دکھا دیا اور اس سیدھے راستے پر چل کر ہم نے مملکت خداداد پاکستان کو حاصل کر لیا۔ اقبالؒ کی شاعری سحر و ملال تھی، اس نے ہماری قوم کے نوجوانوں کو درس عمل دے کر انھیں کارزار حیات میں قدم بڑھانے پر آمادہ کیا۔"(۸)

روزنامہ، مساوات نے اقبال آگہی کے سلسلے میں خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کیا ہے۔ اس نے علامہ اقبال کی ۳۶ویں برسی کے موقع پر خصوصی اشاعت "عوامی دورِ اقبال کے معاشی فلسفہ کی تکمیل کا دور" کے عنوان سے اور علامہ اقبال کی ایک صفحہ پر مشتمل بڑی نایاب تصویر کو شامل کر کے کی ہے۔ روزنامہ، مساوات کی یہ اشاعت ۲۲ اپریل ۱۹۷۴ء کی ہے جس میں بہت سے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اُن میں "اقبال اوراُن کا نظریہ تعلیم" ڈاکٹر حسن محمد خاں کا معنویت سے بھرپور مضمون ہے۔ اس میں فکر اقبال کی روشنی میں تعلیم کے ساتھ زندگی کی ابدیت کا درس دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ نے اقبال کے کلام میں حرم کا تصور اور مغرب کا تصور قومیت اخوتِ انسانی کا ذریعہ نہیں بن سکتا کو بڑے احسن انداز میں واضح کیا ہے۔ اقبال کے مادی عناصر کی بجائے کلمہ توحید کو انسانی اُخوت کا مؤثر ترین عقیدہ قرار دیا ہے۔ انھوں نے تیسری دنیا کے نظریے کو فکر اقبال اور سیاست اسلام کے مطابق آزمانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فکر اقبال کی روشنی میں جغرافیائی حد بندی کی وضاحت کی ہے کہ اسے تعصب، تفاخر اور مخاصمت کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ "اقبال کی معاشی تصور" کو ڈاکٹر معیز الدین ڈائریکٹر اقبال اکادمی نے بڑے مبسوط انداز میں واضح کیا ہے۔

پروفیسر خواجہ حمید الدین شاہد نے "کلام اقبال کے دو پہلو" کے عنوان سے اقبال کے شعری کلام کی تشریح و توضیح کی ہے۔ جس میں انھوں نے علامہ اقبال کو صاحب نظر اور اہل دل شاعر کے طور پر متعارف کرایا ہے۔ اسی طرح ایم اسلم راجہ نے "اقبال اور اشتراکی نظریات" کے عنوان سے مضمون

تحریر کیا ہے۔ اس میں فکر اقبال کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ اسلام انسانوں کی رہنمائی کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ اشتراکیت میں خدا کا تصور شامل کر لیا جائے تو یہ عین اسلام ہے۔ حق و صداقت ایک ایسا آلہ اور سرمایہ ہے جس پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہو سکتی۔ حکیم آفتاب احمد قریشی نے بھی مضمون تحریر کیا ہے جس میں علامہ اقبال کی ملک آزادی کے لیے نوجوان اور کسان میں گہرے ربط کو بہت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ دیہات کے مخلص اور جانبدار باشندے اپنی حیات آفرین قوت عمل سے مسلمانوں کے نشاۃ ثانیہ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اقبال کسان کی محنت اور افادیت سے باخوبی آشنا تھے۔ اُن کا اس ضمن میں شعر ملاحظہ کیجیے:

جس　کھیت　سے　دہقاں　کو　میسر　نہیں　روزی
اُس　کھیت　کے　ہر　خوشہء　گندم　کو　جلا　دو(۹)

غلام مجتبیٰ پراچہ نے اقبال کی سوچ کا محور قرآن پاک کو کہا ہے۔ اس ضمن میں وہ رقم طراز ہیں:

"اقبال کی سوچ کا محور قرآن پاک ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اقبال نے اس تصور کو بے نقاب کیا۔ وہ اس تصور کو انسانیت کی رگ وپے میں جاری و ساری دیکھ چکا ہے۔ جس میں ساری کائنات مرد مومن کی میراث ہو جاتی ہے۔"(۱۰)

انور احسن صدیقی نے روزنامہ مساوات، کراچی کے ۲۲ اپریل ۱۹۷۴ء کے اخبار میں ایک بہت ہی اہم مضمون تحریر کیا ہے۔ جس میں اقبال کی شاعری کے محور کی وضاحت کی گئی ہے۔ انھوں نے اپنے اس مضمون میں جن پہلوؤں کو نمایاں کیا ہے، اُن میں غلامی سے نفرت اور آزادی سے پیار کو فکر اقبال کی روشنی میں اجاگر کیا ہے۔ اقبال نے قومی اور بین الاقوامی مسائل کو اپنی شعری معنویت سے حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہاں اقبال کی شاعری میں رجائیت کے عنصر کو غالب قرار دیا گیا ہے۔ اقبال کی شاعری میں سب سے اہم عظمت آدم کا احساسِ جوہر حقیقی ہے۔ اس کے علاوہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر علامہ اقبال کی ایک تقریر کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ جس میں دنیا میں نبوت کو تکمیل اخلاق کا سب سے بڑا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ علمائے کرام کو ہمارے سامنے رسول ﷺ کی حیات مبارکہ کو درست انداز میں پیش کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

روزنامہ مساوات نے ۲۱ اپریل ۱۹۷۷ء کو علامہ اقبال کے ضمن میں ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا۔ جس میں اقبال شناسی کی روایت کے حوالے سے اہم موضوعات کو زیر بحث لایا گیا۔ ان موضوعات میں "اقبال اور ہم"، "شاعر مشرق کے دو سیاسی جلسے" اور "علامہ اقبال اور تصور پاکستان" قابل ذکر ہیں۔ اقبال کا فلسفہ شرف انسانی کی تشریح و توضیح کرتا ہے۔ اقبال کا ایک شعر دیکھیے:

افراد　کے　ہاتھوں　میں　ہے　اقوام　کی　تقدیر
ہر　فرد　ہے　ملت　کے　مقدر　کا　ستارہ(۱۱)

احسان رانا نے اپنے مضمون میں فکر اقبال پر روشنی ڈالی ہے جس میں انھوں نے مساوات پر زور دیا ہے اور عدم مساوات کے بغیر لوگوں میں دوستی اور بھائی چارہ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ خودی انسان کو ہر قسم کے امتیاز سے بے بنیاد کر دیتی ہے۔ روزنامہ مساوات میں ایم۔ کے جنجوعہ نے اقبال کے نظریات کو قرآن و حدیث کے مطابق قرار دیا ہے۔ اُن لوگوں کو نشانہ بنایا گیا ہے جو فرسودہ نظام کو برقرار رکھنے کے لیے فکر اقبال کو توڑ موڑ کر پیش کرتے ہیں۔ ایم کے جنجوعہ، اقبال کے نظریات کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"اقبال کو اسلام، تاریخ اسلام، مشاہیر اسلام اور ان کی کامیابی و کامرانی سے جو بے پناہ عقیدت اور الفت تھی۔ وہ ان کے کلام میں بار بار ہمارے سامنے ہے۔" دُعا (مسجد قرطبہ میں لکھی گئی) مسجد قرطبہ" عبدالرحمن اول کا بویا ہوا کھجور کا پہلا درخت سرزمین اندلس میں،" ہسپانیہ" طارق کی دعا اور بیسیوں تصانیف ایک عظیم مسلمان مفکر کی حیثیت سے اقبال نے اپنے افکار میں اسلامی تعلیمات کی صحیح وضاحت کی ہے۔"(۱۲)

روزنامہ "مساوات" ۲۱ اپریل ۱۹۹۰ء میں اقبال کے حوالے سے خصوصی اشاعت کی گئی۔ جس میں احسان رانا نے ایک انتہائی اہم مضمون فکر اقبال کے ضمن میں تحریر کیا۔ یہاں فکر اقبال کی حقیقت میں مساوات، خودی، اقبال اور نظریہ پاکستان کی وضاحت کی گئی۔ فکر اقبال میں مساوات ایک اہم جزو ہے۔ انھوں نے ملت اسلامیہ کو مساوات کا درس دیا ہے۔ اسلام میں بھائی چارے سے اپنے اور ایک دوسرے کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے کی طرف زور دیا ہے۔ خودی بھی اقبال کی فکر میں اہم تصور کی جاتی ہے۔ خودی کا نظریہ زندگی میں انقلاب برپا کرنے کے لیے اہم ہے۔ احسان رانا فکر اقبال کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"فکر اقبال: دراصل حقیقتِ کائنات کی طلب کا ہی نام ہے۔ اقبال نے اسی لیے انسان کی عظمت کا احساس دلایا، وہ اپنے کلام میں واضح طور اشارہ کرتے ہیں کہ انسان کے لیے اپنی ذات کا عرفان ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر تسخیر کائنات ممکن نہیں۔ وہ خودی کا تصور پیش کرتے ہیں اور اکثر اسی پر زور دیتے ہیں کیونکہ یہ خودی عرفانِ ذات کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔"(۱۳)

روزنامہ "ملت" لاہور نے ۱۹ اپریل ۱۹۵۴ء کو اقبال نمبر شائع کیا۔ اس میں جہاں علامہ اقبال کے فکر و فن پر مضامین شائع کیے گئے ہیں وہاں اقبال کی نایاب تصاویر کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ جس سے اقبال کی شخصیت اور فکر و فن کی عکاسی ہوتی ہے۔ یہاں اقبال کی جن خدمات کو سراہا گیا ہے، اُن میں مسلم لیگ کا خطبہ صدارت ۱۹۳۰ء، قائداعظم کو خراجِ عقیدت، قائداعظم کو اقبال کا پیغام، اقبال اور آرٹ، اقبال کی نجی زندگی، اقبال اور سیاست، اقبال کے سیاسی نظریات کی عظمت اور رفعت، اقبال کی فریاد، اے حرم قرطبہ: عشق سے تیرا وجود، شاعر مشرق سے میری آخری ملاقات وغیرہ موضوعات کی وضاحت کی گئی ہے۔ سید نذیر نیازی شعر و حکمت کے حوالے سے اقبال کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"دراصل یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ اقبال کے سوزِ دل نے حکمت اور شعر کو ایک ہی زبان میں جمع کر دیا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اقبال کی حکمت کو اقبال کے شعر سے الگ کر دیں اور یوں اس "حق" کے سمجھنے میں ناکام رہیں، جو ان کی شاعری اور فلسفہ کی جان ہے۔ یہاں قطع نظر اس لحاظ سے کہ حکمت و شعر کی اس یک جائی نے ملی اور انفرادی لحاظ سے کیا نتائج پیدا کر دیے ہیں۔ اس مسئلہ کی اہمیت میں کوئی فرق نہیں آتا کہ اگر فلسفی کا غور و فکر یا صاحب فن کی تخلیقات ہمارے لیے کوئی معنی رکھتی ہیں تو ہم ان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔"(۱۴)

روزنامہ "کوہستان" کو اقبال نمبرز شائع کرنے کے لحاظ سے ایک اہم اخبار تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس نے اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ روزنامہ "کوہستان" نے ۲۱ اپریل ۱۹۵۶ء میں خصوصی اقبال نمبر شائع کیا۔ یہاں اقبال کے فکر و فن کو اجاگر کرنے کے لیے نہایت پُر معنی مضامین کا اہتمام کیا گیا۔ اُن مضامین کے موضوعات میں "اقبال کا تصور مملکت" از پروفیسر محمود احمد، "اقبال بچوں کی محفل میں" از ڈاکٹر سید عبداللہ، "ایک پاکستانی عالم ارواح میں" از نسیم حجازی اور "اقبال ایران میں" از عظمت درانی قابل ذکر ہیں۔ عظمت درانی نے اپنے مضمون "اقبال ایران میں" شہرت اقبال کو سراہا ہے۔ وہ اقبال کی ایران میں عظمت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"علامہ اقبال اور اس کے پیغام کا احترام اور عقیدت مندی کا اظہار اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ ایران کے اکثر و بیشتر مدیرانِ جرائد، شعرا، ادباء اور اہل فکر حضرات نے اقبال کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کے بعد اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ گزشتہ ایک صدی میں کم از کم ایران میں ایسی کوئی شخصیت نظر نہیں آتی جسے مجموعی حیثیت سے اقبال کے مقابل کھڑا کیا جا سکے۔"(۱۵)

روزنامہ "کوہستان" لاہور نے ۲۱ اپریل ۱۹۶۰ء میں ایک وسیع اقبال نمبر شائع کیا۔ اس میں جہاں اقبال کے کلام کے شعری فن پارے پیش کیے گئے ہیں وہاں شخصیت اور فکر و فن کے پہلوؤں کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ علامہ اقبال کے ضمن میں جن موضوعات کو اخبار میں شائع کیا گیا ہے۔ اُن میں علامہ اقبال اپنے مکتوبات کی روشنی میں، اقبال کا پیر رومی، شاعر مشرق کی زندگی کے آخری ایام، علامہ اقبال سن و سال کے آئینہ میں، علامہ اقبال کے اساتذہ، اقبال بحیثیت شاعر ملت، ہے رگ ساز میں رواں صاحب ساز کا لہو، اقبال کا مقصد حیات، آرٹ اور زندگی، تیری نواؤں سے فاش سرِ کلیم و خلیل اور میں زندگی میں سب سے زیادہ علامہ اقبال کی شخصیت سے متاثر ہوا، قابل ذکر ہیں۔ سبھی مضامین علامہ اقبال کی زندگی اور فکر و فن کے کسی نہ کسی پہلو کو اجاگر کرتے ہیں۔ علامہ اقبال کی شاعری اور فلسفہ میں قوموں کی حیات و بقا کا سبق پوشیدہ ہے۔ اس کی فکریات نے نہ صرف ماضی کے لوگوں کے دلوں کو منور کیا ہے بلکہ دور حاضر میں بھی ان کے افکار اتنے ہی کار آمد ہیں، جتنے کے ماضی میں تھے۔ اقبال کی شاعری پیغامات و اصلاح فہمی کی ترویج ہے۔ پیغام اقبال کے ضمن میں ڈاکٹر سید ظفر الحسن رقم طراز ہیں:

"اقبال کی عظمت کا یہ ثبوت ہے کہ وہ جس جس مقام سے گزرتا ہے۔ ایک عالم کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ جب وہ نفی خودی کا راگ گا رہا تھا۔ لوگ اسے الاپ رہے تھے۔ جب اُس نے خودی کا ڈنکا بجایا ہر ساز سے یہی آواز آنے لگی۔ اب جب کہ اس نے بے خودی یعنی للیت اور قوم پرستی کا آوازہ بلند کیا۔ سب اس میں آواز ملا رہے ہیں۔ آج مسلمانوں کا تمدن اور ان کی سیاسیات بدرجہ غایت اقبال کے شرمندہ احسان ہیں۔"(۱۶)

روزنامہ "کوہستان" لاہور نے ۱۹۶۰ء سے لگاتار ۱۹۶۶ء تک ۲۱ اپریل کو علامہ اقبال کی برسی پر خصوصی اقبال نمبرز شائع کیے اور اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھایا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء کی خصوصی اشاعت اقبال میں جن موضوعات پر اقبالیات کو اجاگر کیا گیا، اُن میں اقبال کا مرد مومن، اقبال کا تصور تہذیب، اقبال اور مسلمان، حکیم الامت چند یادیں، اقبال کے اساتذہ، اقبال کے خطوط---مشاہیر کے نام، اقبال کا سفر آخرت اور یہ اقبال کا اپنا جہاں ہے قابل ذکر ہیں۔ روزنامہ کوہستان نے ۲۱ اپریل ۱۹۶۲ء میں بھی خصوصی اشاعت کا مظاہرہ کیا۔ اس کے سرورق پر اقبال کی تصویر کی مصوری کی گئی ہے۔ یہاں ایک سب سے اہم اور منفرد کام حکیم الامت کو ایک آرٹسٹ کی نظر میں پیش کیا گیا ہے۔ ایک پورے صفحے پر علامہ اقبال کی تصاویر کو مصورانہ انداز میں شامل کیا گیا ہے۔ ہر تصویر کی مصوری انداز کی حیثیت کے مطابق علامہ اقبال کے اشعار کو تصویر کے نیچے ثبت کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مضامین میں حکیم الامت کی چند شخصی جھلکیاں، ہے رگ ساز میں رواں صاحب ساز لہو، علامہ اقبال---میری نظر میں اور پہلا یوم اقبال بھی اہم کاوشیں ہیں۔

روزنامہ "کوہستان" نے ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء میں اقبال کے لیے خصوصی اشاعت کی روایت کو جاری رکھا۔ یہاں جن قابل قدر اور معنویت سے بھرپور مضامین کو شائع کیا گیا ہے۔ اُن میں اقبال اور جناح، اقبال کی آرزو جو ابھی تک منت کش تکمیل نہیں ہوئی، اقبال اور رومی، ڈاکٹر اقبال کی مختصر سوانح حیات، مکالمہ خضر و اقبال، اقبال کا پیغام اہل مشرق کے نام وغیرہ نہایت اہم مضامین ہیں۔ علامہ اقبال کا خطبہ علی گڑھ، علامہ اقبال قائداعظم کی نظر میں، علامہ اقبال اور سیاسیات، علامہ اقبال اور طبِ یونانی روزنامہ کوہستان ۲۱ اپریل ۱۹۶۴ء کی اہم اشاعتیں ہیں۔ ان اشاعتوں میں ڈاکٹر جاوید اقبال فرزند

اقبال کی ایک کاوش کو شامل کیا گیا ہے جس میں انھوں نے علامہ اقبال کی فکریات کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ وہ پاکستان کے حصول کو علامہ اقبال کی فکر میں کچھ یوں تحریر کرتے ہیں:

> ''پاکستان حاصل کرنے کا مقصد علامہؒ کے نزدیک دراصل یہ تھا کہ ایک ایسا معاشرہ وجود میں لایا جائے جو اسلام کے زرّیں اصولوں، اخوت مساوات اور عزتِ نفس پر مبنی ہو اور جس کے ذریعے معاشی انصاف کا حصول ممکن ہو سکے۔''(۱۷)

روزنامہ ''کوہستان'' نے ۲۱ اپریل ۱۹۶۵ء کو بھی ایک طویل اقبال نمبر شائع کیا جس میں اقبال کے مرد حر، اقبال ایک طوفان، علامہ اقبال اور یونیورسٹی کے طلباء، اقبال کا فلسفہ خودی، مسجد قرطبہ علامہ اقبال کی ایک دل آویز نظم جیسے قابل دید مضامین کو شائع کیا گیا۔ اقبال کا فلسفہ خودی کا سیاسی مفہوم، ایک ہو مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے، خودی قانون الٰہی کی پابند ہو تو مسلمان ہو جاتی ہے، تعمیر ملت اور دانائے راز، اقبال اور محمد علی جوہر، علامہ اقبال: عظیم مفکر اور ادیب اور شاعر جیسے موضوعات ۲۱ اپریل ۱۹۶۶ء میں کوہستان میں شائع کیے گئے۔ روزنامہ کوہستان نے اقبال کے حوالے سے خصوصی نمبرز کو شائع کر کے اقبال دوستی کا گہرا ثبوت واضح کیا ہے۔ اس کی کاوشوں کو ہمیشہ اقبالیات میں یاد رکھا جائے گا۔

روزنامہ ''پاکستان'' بھی اقبال شناسی کے حوالے سے کسی سے کم نہیں رہا ہے۔ اس اخبار نے بھی علامہ اقبال کے خیالات و تصورات کو نمایاں کرنے میں اپنا حصہ شامل کیا ہے۔ روزنامہ پاکستان، لاہور ۹ نومبر ۲۰۱۲ء نے فکر اقبال کو نئی نسل تک منتقل کرنے کے حوالے سے کالم شائع کیے اور علامہ اقبال کے وژن کو نوجوانوں میں اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ اقبال نوجوانوں کو ملک و ملت کا ستارہ تصور کرتے تھے۔ یہاں لاہور کے سب سے بڑے تاریخی مشاہرے کی روداد بھی پیش کی گئی ہے جو ۱۵ دسمبر ۱۹۱۸ء کو لاہور کے تاریخی بریڈلا ہال میں منعقد ہوا۔ اس میں مشاعرے میں علامہ اقبال بھی شریک ہوئے اور اپنے بڑے فرزند آفتاب اقبال کی نسبت سے نظم ''شعاع آفتاب'' پڑھی۔ زیر نظر اخبار میں علامہ اقبال کے ضمن میں اشاعت خاص کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں لیفٹننٹ کرنل غلام جیلانی خان کے مضمون کو شامل کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں اقبال کے ساتھ عسکری تعلق کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کاوش کو پڑھ کر حیات اقبال کا عسکری پس منظر نمایاں ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ لیفٹننٹ کرنل غلام جیلانی خان، اقبال کی زندگی میں عسکریت کی افادیت کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''اقبال نے جب آنکھ کھولی تو گھر کا ماحول ''فوجی'' تھا۔ شیخ عطا محمد نے اقبال کو اپنے بچوں کی طرح پالا، پروان چڑھایا اور پڑھایا۔۔۔ اقبال جب بھی اپنے بھائی کے گھر جاتے ہوں گے، اپنے آپ کو سپاہیانہ ماحول میں پاتے ہوں گے۔ شیخ عطا محمد نہ صرف باقاعدہ فوج (رسالے) میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے تھے بلکہ بعد میں جب M.E.S جوائن کی تو وہ بھی ایک نیم فوجی تنظیم تھی۔۔۔ اقبال کو لاہور اور پھر یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے لیے بھیجنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا اگر شیخ عطا محمد صاحب اس سروس میں نہ ہوتے۔''(۱۸)

روزنامہ ''آن ریکارڈ'' لاہور نے بھی ولادت اقبال ۹ نومبر ۲۰۱۲ء کے سلسلے میں اشاعت خاص کو تحریر کیا۔ اس میں امجد علی شاکر نے ''اقبال کی تفہیم و تعبیر اور ہماری صورت حال'' کے عنوان سے ایک پر معنی مضمون تحریر کیا۔ انھوں نے اقبال کی شاعری اور نثر کے تضاد کی نشان دہی کی ہے کہ اقبال کی شاعری میں عقل کی نفی کے الفاظ ملتے ہیں جبکہ نثر میں عقل کی وکالت کے تاثرات ملتے ہیں۔ ان دونوں میں تطبیق کر کے ہی اقبال کے صحیح مدعا تک پہنچا

جاسکتا ہے۔ یہاں "اقبال کی مجلس شوریٰ" کے اشعار کی تشہیر بھی کی گئی ہے اور فیض احمد فیض کی نظم "اقبال" کو شائع کیا گیا ہے۔ اس نظم کے اشعار ملاحظہ کیجیے:

آیا ہمارے دیس میں اک خوش نوا فقیر
آیا اور اپنی دُھن میں غزل خواں گزر گیا
سنسان راہیں خلق سے آباد ہو گئیں
ویران میکدوں کا نصیبہ سنور گیا(۱۹)

روزنامہ جناح ،لاہور نے بھی علامہ اقبال کی فکریات سے دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ ۹ نومبر ۲۰۱۲ء کے اخبار میں علامہ اقبال پر عاشق رسول ﷺ اور صوفیا کرام سے عقیدت کے ضمن میں ذیشان کلیم مصور کے مضمون کو شائع کیا گیا جس سے اقبالؒ کی عشق رسول ﷺ اور صوفیا کرام سے بصیرت وبصارت اور فراست ودانش سے آگاہی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اقبال کے افکار اور امت کا اتحاد، اک عالم نو کا علم بردار ہے اقبال، اقبال بحضور سرور کائنات جیسے مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ پروفیسر ایم۔ اے صوفی فکر اقبال کی اہمیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

> "اقبالؒ معاشرے میں علم کی روشنی پھیلانا چاہتے تھے تاکہ دوسری قوموں کا مقابلہ کیا جاسکے اور چاہتے تھے کہ انسان اپنی عملی زندگی میں صالح ہو اور ذاتی اغراض سے دور رہے۔ ان کو قرآن سے محبت تھی اور قرآن کو سمجھنے کے لیے فکر مندی کا اظہار کرتے۔ اللہ کی کتاب کے بعد وہ تاجدار مدینہ سے الفت کا دم بھرتے تھے۔"(۲۰)

روزنامہ "نوائے وقت" نے فکر اقبال کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ۹ نومبر ۲۰۱۳ء کے اخبار میں اقبال کے حوالے سے خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں اہم مضامین شائع کیے گئے، اُن میں علامہ اقبال اور حریم حرم، اقبال اور ذکر رسول ﷺ، حضرت اقبال کا مرد حق اور شاہین، علامہ اقبال کا پیغام خودی، علامہ اقبال اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو، حیات اقبال سال اور تصاویر کے آئینہ میں، علامہ اقبال کے مسئلہ خودی کو اپنانے کی ضرورت، جواب شکوہ کی صدی، اقبال کے ہاں مرد مومن کا تصور، تصور مملکت اور اقبال، اقبال کا پاکستان وغیرہ مضامین کو شامل کیا گیا۔ زیر نظر اخبار میں علامہ اقبال کے حوالے مضامین کو پڑھ کر فکریات اقبال سے جہاں آگاہی ہوتی ہے وہاں اُن کی شخصیت، زمانے کے خدوخال، احوال و آثار کی بھی نشان دہی ہوتی ہے۔ ان تحریروں میں ادیبوں کے ساتھ صحافی، وکیل، سیاسی رہنما اور وزیروں نے بھی اقبالیات پر اظہار خیال کیا ہے۔ ان اشاعتوں میں منفرد اشاعت اقبال پر لکھی گئی نظمیں ہیں، ان میں ڈاکٹر ایوب ندیم اپنی نظم "نذر اقبال" میں یوں اظہار کرتے ہیں:

دین حق کا ترجمان اقبالؒ تھا
جسم تھی ملت، زباں اقبال تھا
سوز رومی ہو کہ حالی کی تڑپ
درد مندوں کی فغاں اقبال تھا(۲۱)

روزنامہ ''نوائے وقت'' نے نہ صرف قیام پاکستان کے بعد اقبال کے یوم ولادت اور یوم وفات پر خصوصی اشاعت کا ذمہ لیا ہے بلکہ قیام پاکستان سے قبل بھی اپنی اس روش کو جاری رکھا ہے۔ روزنامہ ''نوائے وقت'' نے ۹ نومبر ۲۰۱۴ء میں بھی اقبال کے حوالے سے اشاعت خاص کو جاری کرنے کی روایت کو قائم رکھا۔ اس میں بہت ہی پر مغز مضامین شامل کیے گئے ہیں، ان موضوعات میں شاعر مشرق کی شگفتہ مزاجی، تحریک پاکستان اور علامہ اقبال، علامہ اقبال اور آزادی افکار، علامہ اقبال اور آج وسطی ایشیا، تبرک اقبال، علامہ اقبال اور قرآن عظیم، کلام اقبال میں ڈرامے کا عنصر، اقبال کی زندگی میں تلخیاں اور کامیابیاں، اقبال اور انسان، اقبال کا فکری جہاد، علامہ اقبال اور مجید نظامی قابل ذکر ہیں۔ ۹ نومبر ۲۰۱۴ء کی خصوصی اشاعت کے ضمن میں روزنامہ ''جنگ'' نے بھی اہم موضوعات کو اپنے اوراق میں سمویا ہے۔ یہاں انعم احسن نے اقبال اور عصر حاضر کے تقاضوں پر ایک معنویت سے بھرپور مضمون تحریر کیا ہے۔ جس میں انھوں نے اقبال کے نزدیک کائنات کی تخلیق کو واضح کیا ہے۔ اقبال نے مسلمانوں کی خودشناسی میں ایک جہاد کی طرح کام کیا ہے اور دور حاضر میں فکر اقبال پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ فکر اقبال سے متعلق مضامین کو پڑھ کر حیات اقبال سے آگاہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں سچے مسلمان کی طرح نمودار ہوئے۔ علامہ اقبال مفکر پاکستان اور مصور پاکستان تھے۔ ان کی تحریریں پڑھ کر آج کا مسلمان اصل منزل کی طرف گامزن ہو سکتا ہے۔ ہم فکر اقبال کو فراموش کرتے جارہے ہیں۔ اقبال کی افادیت کے ضمن میں ڈاکٹر طاہر حمید تنولی رقم طراز ہیں:

> ''علامہ اقبال کی حیثیت ہماری ملی تاریخ میں بزرخی سنگ میل کی سی ہے۔ شاہ ولی اللہ کے بعد برصغیر میں اقبال وہ شخصیت ہیں۔ جنھوں نے ہمیں تہذیبی سطح پر وہ شعور دیا جو قوموں کی زندگی، بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہوتا ہے۔''(۲۲)

فکر اقبال کو ہر عام و خاص کے زیر نظر کرنے میں اخبارات کا بہت اہم کردار رہا ہے۔ ماضی میں بھی اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھانے میں اخبارات نے بھرپور حصہ لیا۔ قیام پاکستان سے قبل زمیندار اخبار اور نوائے وقت نے اقبال فہمی کو ترویج دی۔ دور حاضر میں بھی اخبارات فروغ اقبالیات کے لیے کوشاں ہیں۔ انگریزی اخبارات عالمی سطح پر شاعر مشرق کی شہرت کو اجاگر کرنے میں نمایاں ہیں۔ یہاں اخبارات کے حوالے سے اقبال شناسی کا مختصر تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اخبارات کس قدر فروغ اقبالیات کی روش کو قائم کیے ہوئے ہیں۔ اقبال شناسی، اقبال فہمی، اقبال دوستی اور اقبال عقیدت مندی اخبارات سے ہمیشہ سے منسلک ہے اور دور حاضر میں بھی اس سے انکار کرنا ممکن نہیں۔ بہر حال اخبارات کا اقبال شناسی میں ایک اہم کردار رہا ہے اور آئندہ بھی اس روش کو برقرار رکھنے کی امید کی جاتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ضیاء، اقبال کی شاعری کا درجہ ثانوی ہے، مشمولہ: روزنامہ، ہلالِ پاکستان، لاہور، ۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء، ص ۴

۲۔ محمد حسن قریشی، سیرت اقبال، مشمولہ: روزنامہ، ہلالِ پاکستان، لاہور، ۲۱ اپریل ۱۹۵۹ء، ص ۴

۳۔ علامہ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۶۴۸۔

۴۔ ایضاً، ص ۲۸۷

۵۔ ایضاً، ص ۲۳۴

۶۔ پروفیسر ہارون الرشید تبسم، علامہ اقبال اور قرآنی تعلیمات، مشمولہ: روزنامہ، وفاق، مدیر، مصطفی صادق، ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء، ص ۳

۷۔ علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، ص ۲۸۶

۸۔ "ترجمان حقیقت اقبال" کا مضمون روزنامہ "ناقوس" میں شامل ہے۔ اس کے ایڈیٹر دارا سبز واری ہیں، یہ اخبار ۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا، ص ۳

۹۔ کلیات اقبال اردو، ص ۴۳۷

۱۰۔ غلام مجتبیٰ پراچہ، اقبال کی سوچ کا محور قرآن پاک ہے، مشمولہ: روزنامہ مساوات، کراچی، ۲۲ اپریل ۱۹۷۴ء، ص ۹

۱۱۔ کلیات اقبال اردو، ص ۱۳۷

۱۲۔ ایم کے جنجوعہ، اقبال کے نظریات قرآن وحدیث کے عین مطابق، مشمولہ: روزنامہ مساوات، لاہور، ۲۱ اپریل ۱۹۷۷ء، ص ۴

۱۳۔ احسان رانا، فکر اقبال --- حقیقت کائنات کی طلب، مشمولہ: روزنامہ مساوات، لاہور، ۲۱ اپریل ۱۹۹۰ء

۱۴۔ سید نذیر نیازی، مرا یاراں غزل خوانے ثمر دند، مشمولہ: روزنامہ ملت، لاہور، ۱۹۵۴ء، ص ۳

۱۵۔ عظمت درانی، اقبال ایران میں، مشمولہ: روزنامہ کوہستان، لاہور، ۲۱ اپریل ۱۹۵۶ء

۱۶۔ ڈاکٹر سید ظفر الحسن، مضمون، مشمولہ: روزنامہ کوہستان، لاہور، ۲۱ اپریل ۱۹۶۰ء

۱۷۔ ڈاکٹر جاوید اقبال، مضمون، مشمولہ: روزنامہ کوہستان، لاہور، ۲۱ اپریل ۱۹۶۴ء

۱۸۔ لیفٹننٹ کرنل غلام جیلانی خان، اشاعت خاص، مشمولہ، روزنامہ پاکستان، لاہور، ۹ نومبر ۲۰۱۲ء

۱۹۔ فیض احمد فیض، اقبال، مشمولہ: روزنامہ آن ریکارڈ، لاہور، ۹ نومبر ۲۰۱۲ء

۲۰۔ ڈاکٹر پروفیسر ایم۔ اے صوفی، فکر اقبال، مشمولہ: روزنامہ جناح، لاہور، ۹ نومبر ۲۰۱۲ء

۲۱۔ ڈاکٹر ایوب ندیم، نذر اقبال، مشمولہ: روزنامہ نوائے وقت، لاہور، ۹ نومبر ۲۰۱۳ء

۲۲۔ ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، فکر اقبال جسے ہم نے فراموش کر دیا، مشمولہ: روزنامہ جنگ، لاہور، ۹ نومبر ۲۰۱۴ء

مآخذ

۱۔ روزنامہ، ہلالِ پاکستان۔ لاہور۔ (۲۱ اپریل ۱۹۵۹ء)۔

۲۔ روزنامہ، ہلالِ پاکستان۔ لاہور۔ (۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء)۔

۳۔ محمد اقبال، علامہ۔ کلیات اقبال اردو۔ (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۸ء)

۴۔ روزنامہ، وفاق۔ لاہور۔ (۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء)

۵۔ روزنامہ، ناقوس۔ لاہور۔ (۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء)

۶۔ روزنامہ، مساوات۔ کراچی۔ (۲۲ اپریل ۱۹۷۴ء)

۷۔ روزنامہ، مساوات۔ لاہور۔ (۲۱ اپریل ۱۹۷۷ء)

۸۔ روزنامہ، مساوات۔ لاہور۔ (۲۱ اپریل ۱۹۹۰ء)

۹۔ روزنامہ، ملت۔ لاہور۔ (۲۱ اپریل ۱۹۵۴ء)

۱۰۔ روزنامہ، کوہستان۔ لاہور۔ (۲۱ اپریل ۱۹۵۶ء)

۱۱۔ روزنامہ، کوہستان۔ لاہور۔ (۲۱ اپریل ۱۹۶۰ء)

۱۲۔ روزنامہ، کوہستان۔ لاہور۔ (۲۱ اپریل ۱۹۶۴ء)

۱۳۔ روزنامہ، پاکستان۔ لاہور۔ (۹ مومبر ۲۰۱۲ء)

۱۴۔ روزنامہ، آن ریکارڈ۔ لاہور۔ (۹ نومبر ۲۰۱۲ء)

۱۵۔ روزنامہ، جناح۔ لاہور۔ (۹ نومبر ۲۰۱۲ء)

۱۶۔ روزنامہ، نوائے وقت۔ لاہور۔ (۹ ومبر ۲۰۱۳ء)

۱۷۔ روزنامہ، جنگ۔ لاہور۔ (۹ نومبر ۲۰۱۴ء)